حضرت امام ربانی
مجدد الف ثانیؒ

از

مولانا سید محمد ثانی حسنیؒ

ناشر

مکتبۂ اسلام ۲/۵۴/۷ احمد علی لین،
گوئن روڈ، لکھنؤ

www.abulhasanalinadwi.org

جملہ حقوق محفوظ

باراول

۱۴۲۷ھ ----- ۲۰۰۶ء

نام کتاب	:	حضرت امام ربانی مجدد الف ثانیؒ
نام مؤلف	:	مولانا سید محمد ثانی حسنیؒ
کمپوزنگ	:	عطاء الرحمٰن ندوی
طباعت	:	کاکوری آفسیٹ پریس، لکھنؤ
قیمت	:	۸/روپئے

ناشر

مکتبۂ اسلام ۲/۵۴ ۔ ۷ احمد علی لین گوئن روڈ لکھنؤ یوپی

www.abulhasanalinadwi.org

فہرست

صفحہ	مضامین	نمبر شمار
۵	پیش لفظ	۱
۸	دسویں صدی میں ہندوستان کی حالت	۲
۱۱	ولادت	۳
۱۲	والد کا خواب	۴
۱۲	تعلیم	۵
۱۳	بیعت	۶
۱۳	خواجہ باقی باللہ کی خدمت میں	۷
۱۴	خلافت	۸
۱۴	شیخ کی خدمت میں	۹
۱۵	خواجہ باقی باللہ کا وصال	۱۰
۱۵	کمالات اور بزرگوں کے اقوال	۱۱
۱۶	اتباع سنت	۱۲
۱۸	اکبر کے خلاف حق کی آواز	۱۳

www.abulhasanalinadwi.org

۱۴	آپ کی کرامت	۱۹
۱۵	جہانگیر کے دربار میں	۱۹
۱۶	دشمنوں کی کامیاب سازش	۲۰
۱۷	سوائے اللہ کے کسی کو سجدہ کرنا جائز نہیں	۲۱
۱۸	جیل میں	۲۱
۱۹	قیدخانہ کے مجرموں کی اصلاح	۲۲
۲۰	قیدخانہ سے رہائی	۲۳
۲۱	جہانگیر کی اصلاح	۲۴
۲۲	عام اصلاح وانقلاب	۲۴
۲۳	حضرت مجدد الف ثانی کا اصل تجدیدی کارنامہ	۲۶
۲۴	عادات ومعمولات	۲۹
۲۵	حلیۂ مبارک	۳۱
۲۶	تصنیفات	۳۲
۲۷	وفات	۳۳
۲۸	آپ کے صاحبزادے	۳۴
۲۹	حضرت مجدد الف ثانیؒ کے مشاہیر خلفاء	۳۵
۳۰	حضرت خواجہ محمد معصوم	۳۶
۳۱	حضرت سید آدم بنوری	۳۸

www.abulhasanalinadwi.org

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پیش لفظ

حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی رحمۃ اللہ علیہ

الحمد لله وسلام على عباده الذين اصطفىٰ!

امام ربانی مجدد الف ثانیؒ حضرت شیخ احمد سرہندیؒ ان مصلحین و اکابر میں سے ہیں جن کے حالات سے کم از کم ہندوستان کے مسلمانوں کو ضرور روشناس ہونا چاہئے لیکن اردو میں آپ کے حالات و تعلیمات میں کوئی ایسی مختصر کتاب نہیں جس سے آپ کی زندگی اور کمالات سے اجمالی واقفیت ہو یا فارسی اور اردو کی صحیح اور عالمانہ کتابیں ہیں یا مضامین و مقالات۔

مولوی سید محمد ثانی حسنی ہمارے شکریہ کے مستحق ہیں کہ انھوں نے آپ کی سیرت اور تعلیمات کا ایسا خلاصہ آسان زبان میں کردیا کہ عام مسلمان اور کم پڑھے لکھے لوگ بھی اس سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں، ان کا اس خاندان سے تعلق ہے جو تین سو برس تک مجدد صاحب کے طریقہ سے

www.abulhasanalinadwi.org

وابستہ رہا ہے اور اس میں اس طریقہ کے بڑے بڑے مشائخ اور عارف و مصلح پیدا ہوئے ہیں وہ حضرت شاہ علم اللہ کی اولاد میں ہیں جو مجدد صاحب کے خلیفہ اعظم حضرت سید آدم بنوری کے خلیفہ اور حضرت سید احمد شہید کے جدامجد ہیں اس طرح ان کو اس موضوع سے روحی تعلق ہے اور انھوں نے اپنے سلیقہ اور حسن انتخاب سے اپنی اس مناسبت کا ثبوت دیا ہے امید ہے کہ اس کا مطالعہ عام طور پر مفید اور مبارک ہوگا۔

ابوالحسن علی ندوی
دائرہ حضرت سید شاہ علم اللہ حسنی
رائے بریلی

www.abulhasanalinadwi.org

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علی رسولہ الکریم

ہمیشہ سے یہی ہوتا آیا ہے کہ جب دنیا کے بسنے والے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی اوراس سے سرکشی کرنے لگتے ہیں، شرک وکفر عام ہونے لگتا ہے، لوگ دین کی شکل بگاڑ دیتے ہیں، اللہ سے غفلت اور آخرت سے بے پرواہی کا دور دورہ ہوجاتا ہے تو اللہ تعالیٰ بروقت اپنے کسی مقبول بندے کو اصلاح کے لئے بھیجتا ہے، خدا نے اس کام کے لئے لاکھوں نبیوں کو مخلوق کی ہدایت کے واسطہ بھیجا، سب کے آخر میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔

آپ کے بعد اب کوئی نبی نہیں آسکتا، اس وجہ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اس کام کے لئے اللہ تعالیٰ اسی امت میں سے کسی مقبول بندہ کو مجدد بنا کر مقرر فرماتا ہے جو بگڑے ہوئے لوگوں کو صحیح راستہ بتائے اور ان خرابیوں کو جن کو لوگ اللہ کے بتائے ہوئے دین میں پیدا کردیتے ہیں درست کرے۔

جب بھی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں تاریکی پھیلنا شروع ہوئی اور لوگ اصلی دین کو بھولنے لگے تو اللہ نے اپنے کسی مقبول بندہ کو کھڑا کردیا، اور اس نے راہ سے بھٹکے ہووں کو راستہ بتایا، اور سنت رسول کی اشاعت کی، بدعات وخرافات اور گمراہی کو حرف غلط کی طرح مٹایا اور اسلام کو روشن کردیا۔

www.abulhasanalinadwi.org

دسویں صدی میں ہندوستان کی حالت

دسویں صدی ہجری میں ہندوستان کی حالت مذہبی حیثیت سے بہت گری ہوئی تھی حالانکہ ہندوستان میں اس وقت مسلمان حکومت تھی لیکن اسی حکومت کے ہاتھوں سے اسلام کی گت بن رہی تھی، اسلام کی ایک ایک چیز کی بے حرمتی کی جارہی تھی، اسلام کے ساتھ تمسخر کیا جاتا تھا اور مسجدوں کی بے حرمتی کوئی بات نہ تھی، شرکت وبدعت کی علی الاعلان تعلیم دی جاتی تھی اور بادشاہوں کے آگے سجدہ کرنا ضروری تھا، یہ زمانہ مغل بادشاہ جلال الدین اکبر کا تھا، اکبر ۹۶۳ھ میں تخت سلطنت پر بیٹھا اور ۱۰۱۴ھ تک مسلسل پچاس برس اس نے حکومت کی، شروع شروع وہ نہ صرف یہ کہ اسلام کی طرف مائل تھا بلکہ علماء ومشائخ کی بڑی عزت کرتا تھا اور احکام دین کو نافذ کرتا تھا لیکن بعد میں بے دین، اور لامذہب انسانوں کی صحبت نے اس کو اسلام سے پھیر دیا، اس کو اسلام سے ضد اور اچھی خاصی دشمنی پیدا ہوگئی۔

اسلام کے بجائے اکبر نے ایک نیا دین "دین الٰہی" کے نام سے نکالا، اس دین کے اندر تمام مذاہب کی خودساختہ باتیں شامل تھیں، اکبر کی تہذیب ومعاشرت بالکل ہندوانہ تھی، ہندو عورتیں اس کے محل کی زینت تھیں، وہ خود ہندوؤں کے طریقوں اور مذہبی رسوم کا پابند تھا، انھیں کی طرح عبادت کرتا، پیشانی پر قشقہ[1] کھینچتا اور گلے میں زنار (جنیو) پہنتا، روزانہ صبح کو آفتاب کے ایک ہزار

---

(۱) ہندو اپنے ماتھے پر صندل سے ٹیکہ لگاتے ہیں جسے تلک بھی کہتے ہیں۔

www.abulhasanalinadwi.org

ایک نام کا وظیفہ پڑھتا، گنگا جل کو مقدس جان کر نوش کرتا، اس کی حکومت اور اس کے دربار میں اسلام کے عقائد و مسائل کا کھلے طور پر مذاق اڑایا جاتا، اور دین اسلام کو عرب کے مفلس بدوؤں کا بنایا ہوا دین بتایا جاتا، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام رکھنا بھی اس کو ناگوار تھا، ہجری تاریخ کو ناپسند کیا جاتا جشن نوروز کو خاص عید سمجھا جاتا، اور اس میں خاص جشن منایا جاتا، زکوۃ پر پابندی لگادی گئی، عوام وخواص کو ہر قسم کی آزادی دے دی گئی، کسی کی ہمت نہ تھی کہ دیوان خاص میں علانیہ نماز ادا کر سکے، نماز روزہ حج پہلے ہی ساقط کیے جا چکے تھے، زمانہ بادشاہ کے رنگ پر جاتا ہے، اس زمانہ کے مصنفین کتاب کے شروع میں نعت لکھنے سے بچتے تھے، دینی شعائر کی ہجو میں اشعار بنائے گئے تھے، اور وہ گلی کوچوں میں گائے جاتے، سود اور جوا حلال کر دیا گیا تھا، ایک جوا گھر خاص دربار میں بنایا گیا تھا اور جواریوں کو شاہی خزانہ سے سودی قرض دیا جاتا، دربار کے پاس ایک شراب کی دوکان بھی تھی، جس کے نرخ خود ہی مقرر کئے تھے، داڑھی منڈوانے کی خاص تاکید تھی، دفن کے بجائے پانی میں ڈبو دینے، جلا دینے کی ترغیب تھی، سُور اور کتے کے ناپاک ہونے کا مسئلہ منسوخ قرار دیا گیا، اور اس کے برخلاف گائے ذبح کرنا اور اس کا گوشت کھانا شدید جرم تھا۔

ہندوستان میں دین وعلم کے نام سے غیر مسلموں کے عقائد و مسائل داخل ہو گئے تھے "ہمہ اوست" کا عقیدہ عام تھا، اور اس کا اظہار فیشن بن گیا تھا، نبوت اور شریعت کی اہمیت بہت کم ہو گئی تھی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دامن تھامے بغیر لوگ خدا تک پہونچنے کی کوشش کرنے لگے تھے، دین بدعات کی وجہ

سے ایک کھلونا بن کر رہ گیا تھا، درویشی کے لیے شریعت کی پابندی ضروری نہیں سمجھی جاتی تھی، زبانوں پر صاف صاف تھا کہ شریعت اور طریقت الگ الگ چیزیں ہیں شریعت پوست (چھلکا) ہے اور طریقت مغز ہے کتابوں میں لکھا جاتا تھا کہ ولایت نبوت سے افضل ہے، علم میں یونانی فلسفہ کا اثر، عمل میں بدعات کا زور، عقائد میں رفض اور تصوف میں ہندوانہ جوگ شامل ہو گیا تھا۔

اس تاریک دور میں اللہ نے اس امت کی اصلاح کے لیے اپنے ایک مقبول بندہ کا انتخاب فرمایا، جو مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی کے نام سے دنیا کے سامنے آیا۔

علامہ سید سلیمان ندویؒ لکھتے ہیں:

''اکبر کا دور تھا جو عجم کے ایک جادوگر نے آکر بادشاہ کے کان میں یہ منتر پھونکا کہ دین عربی کی ہزار سالہ عمر پوری ہو گئی، اب وقت ہے کہ ایک شہنشاہ امی کے ذریعہ نبی امی علیہ الصلاۃ والسلام کا دین منسوخ ہو کر دین الٰہی کا ظہور ہو، مجوسیوں نے آتش کدے گرمائے، عیسائیوں نے ناقوس بجائے برہمنوں نے بت آراستہ کیے، اور جوگ اور تصوف نے مل کر کعبہ اور بت خانہ کو ایک ہی چراغ سے روشن کرنے پر اصرار کیا، اس بے میل تحریک کا جو اثر ہوا اس کی تصویر اگر کوئی دیکھنا چاہے تو ''دبستان مذاہب'' کا مطالعہ کرے، کتنے زناردارں کے ہاتھوں میں تسبیح اور کتنے تسبیح خانوں کے گلوں میں زنار نظر

www.abulhasanalinadwi.org

آئیں گے، بادشاہی آستانہ پر کتنے امیروں کے سر سجدہ میں پڑے اور شہنشاہ کے دربار میں کتنے دستار بند کھڑے دکھائی دیں گے، اور مسجدوں کے منبر سے یہ صدا سنائی دے گی..

تعالیٰ شانہ.....اللہ اکبر؛

یہ ہو ہی رہا تھا کہ سرہند کی سمت سے ایک پکارنے والے کی آواز آئی: "راستہ صاف کرو کہ راستہ کا چلنے والا آتا ہے" ایک فاروقی مجدد، فاروقی شان سے ظاہر ہوا، یہ احمد سرہندی تھے۔"(۱)

ولادت

حضرت مجدد الف ثانی شب جمعہ ۱۴ر شوال ۹۷۱ھ (۱۵۶۳ء) میں سرہند میں جو پنجاب کا ایک مشہور شہر ہے پیدا ہوئے، آپ کا نام شیخ احمد تھا، آپ حضرت فاروق اعظم عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کی اولاد سے تھے، آپ کے والد ماجد کا نام خواجہ عبد الاحد تھا، خواجہ صاحب بڑے عالم فاضل اور عظیم المرتبت شیخ تھے ہمیشہ درس وتدریس کا کام کرتے، آپ کی سیرت کا جوہر خاص حق پسندی، انصاف شریعت وسنت کی تعظیم واحترام اور ان پر عمل کرنے کی کوشش واہتمام، حمیت دینی اور ترقیات باطنی میں عالی ہمتی کہا جاسکتا ہے، خواجہ عبد الاحدؒ نے ۱۷ر رجب ۱۰۰۷ھ کو اسی سال کی عمر میں وفات پائی۔

(۱) مقدمہ سیرت سید احمد شہیدؒ، جلد۱/ ۳۰-۳۱۔

www.abulhasanalinadwi.org

والد کا خواب

آپ کی ولادت سے پہلے ایک رات آپ کے والد ماجد نے خواب دیکھا کہ تمام دنیا میں تاریکی پھیلی ہوئی ہے، سور اور بندر لوگوں کو ہلاک کر رہے ہیں، یکا یک سینہ سے ایک نور نکلا اور اس میں ایک تخت ظاہر ہوا، اس تخت پر ایک شخص تکیہ لگائے بیٹھا ہے، اس کے سامنے تمام ظالموں اور ملحدوں کو ذبح کیا جا رہا ہے اور کوئی شخص بلند آواز سے کہہ رہا ہے ﴿جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقاً﴾ [1] ''حق آ گیا اور باطل مٹ گیا، بے شک باطل مٹنے والا ہے۔''

صبح کو اس خواب کی تعبیر پوچھی تو حضرت کمال کیتھلیؒ نے فرمایا کہ تمہارے ایک لڑکا پیدا ہوگا اس سے الحاد و بدعت دور ہوگی۔

تعلیم

آپ نے اکثر کتابیں اپنے والد ماجد سے پڑھیں اور کچھ سرہند کے دوسرے علماء سے، آپ کا حافظہ بہت قوی اور ذہن بہت تیز تھا، تھوڑے ہی زمانہ میں قرآن شریف حفظ کر لیا تھا، مولانا کمال کشمیری سے اس وقت کے رائج نصاب کی اعلیٰ کتابیں پڑھیں، حدیث کی بعض کتابیں شیخ یعقوب صرفی کشمیری سے پڑھیں، سترہ برس کی عمر میں تمام علوم سے فارغ ہو گئے اور فراغت کر کے

(۱) سورۂ بنی اسرائیل، آیت/۸۱۔

www.abulhasanalinadwi.org

درس وتدریس میں مشغول ہوگئے تھوڑے زمانہ تک درس دیا اس کے بعد آگرہ تشریف لے گئے اور ابو الفضل اور فیضی سے ملاقات کی، دونوں نے آپ کی علمیت اور قابلیت کا اعتراف کیا۔

بیعت

شروع میں آپ اپنے والد سے سلسلہ چشتیہ میں مرید ہوئے اور ان سے باطنی تعلیم حاصل کی اور خلافت حضرت شاہ سکندر کیتھلیؒ سے حاصل ہوئی، جو ہندوستان میں قادری سلسلہ کے بڑے شیخ تھے، اس کے علاوہ دوسرے بزرگوں سے باطنی تعلیم حاصل کی اور برابر ترقی فرماتے رہے۔

خواجہ باقی باللہؒ کی خدمت میں

والد ماجد کے انتقال کے بعد حج کا ارادہ کر کے دہلی تشریف لے گئے، وہاں خواجہ باقی باللہؒ کے کمالات کی شہرت سن کر حاضر خدمت ہوئے، خواجہ صاحبؒ بدخشاں کے رہنے والے اور حضرت خواجہ املنگیؒ کے خلیفہ تھے اور ہندوستان میں سلسلہ نقشبندیہ کے بانی تھے، خواجہ صاحب بڑی شفقت سے پیش آئے اور ساتھ رہنے کی فرمائش کی، حضرت مجدد الف ثانی، حضرت خواجہ باقی باللہؒ کی فرمائش سے رک گئے اور خواجہ باقی باللہؒ کے دست حق پرست پر بیعت ہوگئے، حضرت خواجہؒ کی صحبت نے بڑی تیزی کے ساتھ اثر کیا، اور روحانی ترقیات میں کمال کو پہونچے حضرت خواجہؒ نے اپنے ایک مخلص کو مجدد صاحب کے بارے میں

www.abulhasanalinadwi.org

لکھا ہے کہ شیخ احمد نامی ایک عالم باعمل سرہند سے آئے ہیں، چند دن اس فقیر کے ساتھ اٹھے بیٹھے، عجیب وغریب حالات ان کے دیکھنے میں آئے، ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ ایک چراغ ہوں گے جس سے سارا عالم روشن ہو جائے گا۔

خلافت

بالآخر تعلیم وتربیت کے بعد وطن واپسی کی اجازت چاہی حضرت خواجہ باقی باللہؒ نے خلافت عطا فرما کر طالبان خدا کو تعلیم طریقت اور ارشاد وہدایت کی اجازت دے دی، آپ سرہند تشریف لائے اور مخلوق کی اصلاح وافادہ میں مشغول ہوئے تھوڑے ہی دنوں میں ہزاروں لوگوں نے استفادہ کیا اور آپ کے فیض تربیت وصحبت سے خلق خدا نے کامیابی حاصل کی۔ اور ایمان کی باد بہاری چلنے لگی۔

شیخ کی خدمت میں

آپ سرہند سے دو تین بار اپنے شیخ کی خدمت میں دہلی حاضر ہوئے حضرت خواجہ باقی باللہؒ نے اپنے یہاں کے طالبان حق کو مجدد صاحب کے سپرد کر دیا اور کہا کہ یہ بیج ہم بخارا اور سمرقند سے لائے تھے اور ہندوستان میں لاکر لگا دیا، پھر بڑی بشارتیں دیں اور اپنے دونوں صاحبزادوں حضرت خواجہ عبید اللہ اور حضرت خواجہ عبداللہ کو اپنے سامنے توجہ دلائی، پھر حضرت مجدد الف ثانیؒ لاہور تشریف لے گئے۔

www.abulhasanalinadwi.org

خواجہ باقی باللہؒ کا وصال

لاہور تشریف لے جانے کے بعد دریائے راوی کے کنارے قیام کر کے لوگوں کو فیض پہونچانے لگے، لاہور اس وقت دہلی کے بعد ہندوستان کا ایک بڑا علمی و دینی مرکز تھا اور بکثرت علماء و مشائخ وہاں رہتے تھے، آپ کی طرف ایک جم غفیر نے رجوع کیا اور استفادہ کیا، اسی اثناء میں خبر پہنچی کہ شیخ کا وصال ہو گیا، اس خبر کو سن کر آپ دہلی تشریف لائے اور چند روز قیام کیا اور گھر والوں کو دلاسا دیا، کچھ عرصہ کے بعد سرہند تشریف لے آئے، اس کے بعد صرف ایک مرتبہ دہلی اور دو تین مرتبہ آگرہ تشریف لے جانے کا اتفاق ہوا، اور آخر عمر میں شاہی لشکر کے ہمراہ بعض شہروں سے آپ کا گذر ہوا اور وہاں کے باشندے آپ سے مستفید ہوئے۔

کمالات اور بزرگوں کے اقوال

آپ کے شیخ حضرت خواجہ باقی باللہؒ فرماتے ہیں کہ شیخ احمد ایک ایسے آفتاب ہیں کہ ہم جیسے ہزاروں ستارے اس کی روشنی میں گم ہو جائیں، آسمان کے نیچے اس وقت ان کی نظیر نہیں ہے، اور ان کے جیسے اس امت میں چند ہی آدمی گذرے ہیں، ایک بار خواجہ صاحب نے مجدد صاحب سے فرمایا کہ ایک مرتبہ ہم نے سرہند میں دیکھا کہ ہم نے یہاں ایک بڑا چراغ روشن کیا، اس کی روشنی آناً فاناً بڑھنے لگی پھر ہمارے جلائے ہوئے چراغ سے بیسیوں چراغ جل

www.abulhasanalinadwi.org

گئے اس سے تم مراد ہو۔

حضرت شاہ ولی اللہ دہلویؒ نے حضرت مجدد صاحبؒ کی تعریف میں فرمایا ''لا یحبہ الا مومن تقی و لا یبغضہ الا منافق شقی'' (آپ سے اس کو محبت ہوگی جو مومن ومتقی ہوگا اور آپ سے بغض رکھنے والا منافق شقی ہی ہوگا)۔

مجدد صاحب سے خواجہ صاحب نے بیان کیا کہ جب میں ہندوستان آنے لگا تو معلوم ہوا کہ ایک خوبصورت طوطی میرے ہاتھ پر آکر بیٹھ گیا، اور میں اپنا لعاب دہن اس کے منھ میں ڈال رہا ہوں اور وہ اپنی چونچ سے میرے منھ میں شکر دے رہا ہے، میں نے اپنے پیر خواجہ املنگی سے یہ واقعہ بیان کیا تو حضرت نے فرمایا، کہ طوطی ہندوستان کا جانور ہے، ہندوستان میں تمہاری تربیت سے کوئی ایسا شخص ظاہر ہوگا جو دنیا کو روشن کرے گا اور تم کو بھی اس سے حصہ ملے گا، خواجہ صاحب نے اس کا مصداق امام ربانی کو فرمایا۔

کسی کے نام کے ساتھ مجدد کے لقب کی ایسی شہرت ومقبولیت نہیں ہوئی جیسی آپ کے نام کے ساتھ ہوئی آپ کو اہل نظر نے الف ثانی (ہزار دوم) کا مجدد تسلیم کیا۔

اتباع سنت

حضرت مجدد الف ثانیؒ شریعت کی پابندی کا بے حد اہتمام رہتا تھا اور نہایت عزم وقوت سے سنت کی پابندی فرماتے تھے، ارشاد فرماتے تھے کہ کوئی فضیلت

www.abulhasanalinadwi.org

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع سے بڑھ کر نہیں، فرماتے کہ ہم کیا، ہمارا عمل کیا، جو کچھ ملا محض فضل و کرم سے ملا، اور جو کچھ تھوڑا بہت مجھے ملا ہے سنت کی اتباع سے ملا ہے اور جو نہیں ملا ہے وہ سنت میں کوتاہی کرنے سے نہیں ملا ہے۔

فرمایا کہ ایک بار بیت الخلا جاتے وقت دایاں پیر پہلے رکھ دیا تھا اس روز بہت سے فیوض کا دروازہ بند ہوگیا۔

ایک مرتبہ کسی خادم سے فرمایا کہ فلاں جگہ لونگیں رکھی ہیں کچھ دانے لے آؤ وہ صاحب چھ دانے لے کر آئے اتنی سی بات میں ترک سنت گوارہ نہ ہوئی اور فرمایا کہ عدد طاق سنت ہے "ان اللہ وتر یحب الوتر"۔

فرمایا کہ مجھے مستحب کا اتنا خیال ہے کہ منھ دھوتے وقت اس کا خیال رکھتا ہوں کہ پہلے داہنے رخسار پر پانی پڑے۔

ایک مرتبہ ایک حافظ فرش پر بیٹھے ہوئے آپ کو قرآن مجید سنا رہے تھے جس جگہ آپ بیٹھے تھے وہاں ایک بستر زائد تھا، آپ نے فوراً وہ بستر اٹھوادیا تاکہ حافظ کی جگہ سے آپ کی جگہ بہتر نہ ہو جائے۔

ذاکرین اور خدام سے فرمایا کرتے تھے کہ ذکر وغیرہ میں لگے رہو، یہ دنیا کام کرنے کی جگہ اور آخرت کی کھیتی ہے رعایتِ آداب اور ظاہری اعمال کے ساتھ ملا کر کام میں لگے رہو۔

آپ کی صحبت میں اکثر سکوت رہتا، کبھی غیبت یا کسی کے عیب کا مجلس میں ذکر نہ ہوتا، تمام نمازیں اول وقت ادا کرتے، عشاء کی نماز کے بعد جلد آرام فرماتے اور اس وقت کلام کرنا پسند نہ کرتے، تہجد کے لئے کبھی آدھی رات اور کبھی

تہائی رات میں بیدار ہوتے، تراویح سفر وحضر میں جماعت ہی سے ادا کرتے، سماع اور رقص کی محفل اور بدعات کی مجالس سے سخت پرہیز تھا، الحمد للہ اور استغفار کا ورد بکثرت کرتے اپنا قصور ہر وقت پیش نظر رہتا۔

فرماتے کہ خود پسندی نیک عمل کو اس طرح فنا کر دیتی ہے جس طرح آگ لکڑیوں کو، اگر کبھی ترک اولیٰ ہوتا تو استغفار فرماتے، بدعت سے سخت نفرت تھی آپ کی تحقیق اور عقیدہ تھا کہ بدعت کی قسموں میں سے بدعت حسنہ کوئی قسم نہیں، حدیث شریف میں صاف آچکا ہے کہ ہر بدعت گمراہی ہے، اس لئے کسی بدعت میں کوئی حسن اور نورانیت نہیں ہے، آپ نے اپنے خطوط میں بہت سختی سے بدعت کی مذمت کی ہے۔

اکبر کے خلاف حق کی آواز

یہ معلوم ہو چکا ہے کہ اکبر اسلام کا مخالف تھا، اس کو اسلام سے پرخاش تھی، اس کی حکومت میں صرف اسلام ہی سے ضد تھی اور سب سے صلح، اس کو لوگ کھلم کھلا سجدہ کرتے تھے، ہندوؤں کی تمام رسموں کا وہ پابند تھا۔

مجدد صاحب برابر شرک و بدعت کے مٹانے میں لگے تھے، وہ اکبر کی اس حالت کو اور اس کی وجہ سے عوام وخواص کی عام خرابی اور گمراہی کو بالکل برداشت نہ کر سکے، اسلام کی اس بے بسی اور بے کسی سے آپ کے دل پر ایک چوٹ لگی، آپ نے یہ خیال نہ کیا کہ اکبر ہندوستان کا بادشاہ ہے اس کے پاس طاقت اور قوت ہے، میں کمزور ہوں بلکہ بلا خوف وخطر خدا پر بھروسہ کر کے سرہند

www.abulhasanalinadwi.org

سے اکبر آباد (آگرہ) پہونچے، اور اکبر کے مقربین کو بلوا کر ارشاد فرمایا:

"بادشاہ اللہ اور اس کے رسول کا باغی ہو گیا ہے جاؤ اس سے میری طرف سے کہدو کہ اس کی بادشاہی، اس کی طاقت، اس کی فوج سب کچھ ایک دن مٹ جانے والی ہے وہ توبہ کر کے اللہ اور رسول کا تابعدار بنے ورنہ اللہ کے غضب کا انتظار کرے۔"

ان لوگوں نے جا کر بادشاہ سے کہا لیکن اکبر نے کوئی پرواہ نہ کی۔

آپ کی کرامت

اکبر نے ایک دن مقرر کیا اور اس دن دربار اکبری سجایا دوسری جانب بارگاہ محمدی بنایا اور اس کے لئے تیار ہوا کہ آج حق و باطل کا فیصلہ ہو، دربار اکبری میں اکبر اور اس کے ساتھی تھے اور بارگاہ محمدی میں حضرت مجدد صاحبؒ اور آپ کے ساتھ چند غریب اور امیر تھے، تھوڑی دیر میں بہت سخت طوفان آیا جس کی وجہ سے اکبر کا دربار تباہ و برباد ہو گیا، اس کے خیموں کی چوبیں اکھڑ گئیں، سارا سامان خاک میں مل گیا، اکبر بھی زخمی ہوا، لیکن مجدد صاحب کی قیام گاہ بالکل صحیح و سالم رہی، اس کو ذرا سا نقصان بھی نہ ہوا، اس واقعہ کے چند دن بعد اکبر کا انتقال ہو گیا، اس کے بعد اس کا بیٹا جہانگیر تخت نشین ہوا۔

جہانگیر کے دربار میں

شروع شروع میں جہانگیر بھی اپنے باپ کے قدم بقدم چلا اس کے

www.abulhasanalinadwi.org

یہاں بھی سجدہ لازمی تھا، اس کی بیوی نور جہاں شیعہ تھی، حکومت کی باگ ڈور اسی کے ہاتھ تھی، جہانگیر اس کا فرماں بردار تھا، جو وہ کہتی وہ ہوتا قلعہ پر شیعوں کی حکومت تھی مجدد صاحب جیسے حق پرست اور بہادر انسان نے اپنے قدموں کو نکالا، اور باطل کے مٹانے کے لئے کمر بستہ ہوئے دوسرے لوگ آپ سے جلنے لگے، آپ کے خلاف غلط شہرت پھیلائی بادشاہ کے کان آپ کی طرف سے بھر دیئے، اور بادشاہ کو آپ کا مخالف بلکہ شدید دشمن کر دیا، جہانگیر نے آپ کو دربار میں طلب کیا، آپ تشریف لے گئے اور چند سوالات و جوابات کے بعد بادشاہ کو آپ کی طرف سے اطمینان ہو گیا۔

دشمنوں کی کامیاب سازش

دشمنوں نے جب یہ دیکھا کہ ہمارا کیا کرایا سب بیکار ثابت ہوا، بادشاہ کو مجدد صاحب کی طرف سے اطمینان ہو گیا ہے تو انھوں نے پھر بادشاہ کو بھڑکانا شروع کیا آخر ایک بار ان کی سازش کامیاب ہوگئی، انھوں نے جا کر جہانگیر سے کہا کہ:

"احمد سرہندی حکومت کا باغی ہے بڑا سرکش، اور خطرناک انسان ہے، دربار میں سجدۂ تعظیمی کا جو رواج ہے وہ آپ کے والد بزرگوار کے وقت سے چلا آرہا ہے لیکن وہ اس کی مخالفت کرتا ہے اور اس کے خلاف فتوی بھی دے چکا ہے حضور اس کا امتحان لیں۔"

جہانگیر اس بات کو سن کر پھر بدظن ہو گیا اور حضرت مجدد صاحب کو بلا

www.abulhasanalinadwi.org

کر سجدہ کرنے کو کہا۔

سوائے اللہ کے کسی کو سجدہ کرنا جائز نہیں

جہانگیر کے اس حکم کو سن کر دشمن مارے خوشی کے اچھل پڑے اور یہ سمجھے کہ مجدد صاحب جیسے کمزور و بے بس کو جہانگیر جیسے طاقتور بادشاہ کے سامنے اب سجدہ کرنا پڑے گا لیکن وہاں کچھ اور ماجرا پیش آیا، جس کا سر کبھی سوائے اللہ کے کسی اور کے آگے نہ جھکا ہو وہ کیسے جہانگیر کو سجدہ کر سکتا ہے۔

جہانگیر نے حکم دیا کہ سجدہ کرو، مجدد صاحب نے فرمایا:

سوائے اللہ کے کسی اور کو سجدہ کرنا جائز نہیں، یہ سن کر بادشاہ ناراض ہو گیا اور گوالیار کے قلعہ میں قید کرنے کا حکم دے دیا، گرفتاری کا یہ واقعہ ربیع الثانی ۱۰۲۸ھ میں پیش آیا، قید کرنے کے بعد آپ کا مکان، سرائے، کنواں، باغ اور کتابیں بحق سرکار ضبط کر لی گئیں۔

جیل میں

حضرت مجدد الف ثانیؒ کو ریاست گوالیار کے قید خانہ میں بھیج دیا گیا، آپ خوشی خوشی تشریف لے گئے، جیل کی تمام تکلیفیں برداشت کیں، اس تنگ و تاریک قید خانہ میں بھی آپ خاموش نہ بیٹھے، وہاں بھی اپنا کام کرنے لگے لیکن اس عرصہ میں کبھی آپ نے بادشاہ کو بددعا نہ دی، آپ کے مریدین نے ایک بار

www.abulhasanalinadwi.org

بادشاہ کو بددعا دینے کے لیے کہا لیکن آپ دعا ہی فرماتے رہے، مریدین کے کہنے پر جواب دیا کہ بادشاہ کو بددعا دینا تمام مخلوق کو بددعا دینا ہے، جو بادشاہ کو نقصان پہونچائے میں اس سے بیزار ہوں، بادشاہ نے میرا کچھ نہیں بگاڑا، بلکہ اگر قید و بند کے یہ امتحانات نہ ہوتے تو مجھے موقع نہ ملتا کہ قید خانہ کے ہزاروں گم کردہ راہ اور کافر راہ راست پر آتے اور نہ میرے مراتب بارگاہ ایزدی میں بلند ہوتے۔

قید خانہ کے مجرموں کی اصلاح

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ خیار عباد اللہ اذا رأو ذکر اللہ یعنی اللہ کے نیک بندے وہی ہیں جن کو دیکھ کر اللہ یاد آجائے، مجدد صاحب جب قید خانہ تشریف لے گئے اور وہاں کے چوروں اور ڈاکوؤں نے آپ کی نیکی اور بزرگی دیکھی اور آپ کی عبادت کو دیکھا، تو ان کے دل پر بہت اچھا اثر پڑا، تمام ڈاکوؤں اور مجرموں نے آپ کے ہاتھ پر توبہ کی اور آپ کے ساتھ عبادت میں مشغول ہوگئے، کئی ہزار غیر مسلم قیدی جو وہاں تھے وہ سب مسلمان ہوگئے کوئی کافر نہ بچا، قید خانہ میں پانچوں وقت باجماعت نماز ادا ہوتی، رات کو دیر تک عبادت کرتے، تمام کے تمام قیدی متقی اور پرہیزگار بن گئے قید خانہ کے ملازم سب آپ کے مرید ہوگئے، اور وہ قید خانہ جو مجدد صاحب کے جانے سے پہلے چوروں اور مجرموں کا اڈہ تھا، مجدد صاحب کے جانے سے متقی اور نیک لوگوں سے بھر گیا۔

www.abulhasanalinadwi.org

ڈاکٹر آرنلڈ لکھتے ہیں:

''شہنشاہ جہانگیر (۱۶۰۵ء-۱۶۲۸ء) کے عہد میں ایک سنی عالم شیخ احمد مجدؔد نامی تھے جو شیعی عقاید کی تردید میں خاص طور پر مشہور تھے، شیعوں کو اس دربار میں رسوخ حاصل تھا ان لوگوں نے کسی بہانہ سے انھیں قید کرادیا دو برس وہ قید میں رہے اس مدت میں انھوں نے اپنے رفقائے زنداں میں سے سینکڑوں بت پرستوں کو حلقہ بگوش بنالیا۔''

قید خانہ سے رہائی

مجدد صاحب کو قید خانہ میں کافی دن گذر گئے جہانگیر اپنے ارادوں پر جما ہوا حکومت کے کاموں میں مشغول تھا اس کو ذرا بھی خیال نہ تھا کہ مجدد صاحب کو رہا کیا جائے، ایک رات جہانگیر نے خواب دیکھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہیں اور کسی جگہ پر کھڑے ہوئے افسوس کے ساتھ دانتوں میں ایک انگلی دیئے ہوئے فرمار ہے ہیں

''جہانگیر تو نے کتنے بڑے آدمی کو قید کردیا۔''

جہانگیر بیدار ہوا اور حکم جاری کردیا کہ مجدد صاحب رہا کردیئے جائیں آخر کار آپ کی رہائی جمادی الاخریٰ ۱۰۲۹ھ میں عمل میں آئی۔

www.abulhasanalinadwi.org

جہانگیر کی اصلاح

اللہ تعالیٰ کسی کی اصلاح فرمانا چاہتا ہے تو اس کے اسباب مہیا کر دیتا ہے جہانگیر کی اصلاح بھی حضرت مجدد الف ثانی کے ہاتھوں لکھی تھی، جب شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی قید خانہ سے رہا ہو کر تشریف لائے تو جہانگیر نے حکم دیا کہ وہ چند دن اس کے ساتھ فوج میں رہیں مجدد صاحبؒ نے جہانگیر کے اس کہنے کو مان لیا اور اس کے ساتھ لشکر میں آگئے، جہانگیر کو آپ کی صحبت کا کافی موقع ملا، آپ کی بزرگی کا اثر اس پر بہت پڑا، وہ جہانگیر جو اس سے پہلے شراب وغیرہ کا عادی تھا توبہ کر کے مجدد صاحب کے ہاتھ پر بیعت ہوتا ہے، جہانگیر مجدد صاحب کا بے حد معتقد ہو گیا سرہند میں آپ کی خدمت میں کئی بار حاضر ہوا، اور برابر اپنی اصلاح کرتا رہا، اپنے فرزند اور ولی عہد شاہجہاں کو بھی آپ کا مرید کرایا۔

شاہی لشکر کے ساتھ آپ لاہور پہونچے وہاں سے سرہند آنا ہوا، سرہند میں آپ نے بادشاہ کی ضیافت فرمائی پھر بادشاہ کے اصرار پر ساتھ دہلی آئے۔

عام اصلاح وانقلاب

وہ سلطنت جس کا رخ اسلام سے کفر و بے دینی کی طرف ہو گیا تھا اور جس کے حکمراں خدا کے باغی ہو چلے تھے حضرت مجدد الف ثانی کی کوششوں سے سنبھل گئی اور اس کا رخ بدل کر پھر اسلام کی طرف ہو گیا جس کا نتیجہ

اورنگ زیب عالمگیر جیسے پابند شرع بادشاہ کی شکل میں ظاہر ہوا، جہانگیر نے اس رفاقت سے بڑا دینی فائدہ اٹھایا اور وہ پھر اسلام کی طرف متوجہ ہوا، منہدم مساجد کی دوبارہ تعمیر، دینی مدارس کا قیام اور ملک میں اسلامی شعائر کا اجراء اسی صحبت کیمیا اثر کے اثرات تھے۔

مجدد صاحبؒ نے دربار جہانگیری کے امرا، وزرا اور ارکان سلطنت کو بڑے پرزور اور پر درد خط لکھے، خط کیا ہیں دل کے ٹکڑے ہیں جن کو پڑھ کر آج بھی دل بے چین ہو جاتا ہے آپ نے ان کو اسلام کی بے بسی، مسلمانوں کی بے کسی دور اکبری کے ظلم اور اندھیر اور قابل اصلاح امور کی طرف توجہ دلا کر ان کو اپنے فرائض یاد دلائے، اسلامی غیرت وحمیت کو جوش دلایا، بادشاہ کو دین اور اصلاح کی طرف متوجہ کرنے اور خود اسلام کی مدد کے لئے کھڑے ہونے اور اپنی پوری کوشش صرف کرنے پر توجہ دلائی اس کی فضیلتیں بیان کیں اور شوق دلایا، نتیجہ یہ ہوا کہ دیکھتے ہی دیکھتے دربار جہانگیری کا نقشہ بدل گیا، جن ہاتھوں سے اسلام کی بیخ کنی اور بے حرمتی ہو رہی تھی انھیں سے احکام شریعت کی ترویج اور خلاف شرع امور کی روک تھام ہونے لگی دربار کے تمام بڑے اراکین مجدد صاحب کے بے دام غلام اور فرمانبردار بن گئے اور یوں مجدد صاحبؒ کا دلی منشا ان کے ذریعہ سے پورا ہونے لگا، حکومت کی طاقت کے علاوہ انھوں نے اپنے مریدین کے ذریعہ سارے ملک میں شریعت وسنت کو رواج دیا اور ہزاروں لاکھوں غافلوں کو باخدا اور اہل اللہ بنا دیا، اور ہندوستان میں ایک سرے سے دوسرے سرے تک دین کا نور پھیلا دیا۔

www.abulhasanalinadwi.org

حضرت مجددؒ کا اصل تجدیدی کارنامہ

حضرت مجدد الف ثانی کے ذریعہ اسلام کی حفاظت وتقویت کا عظیم الشان کام انجام پایا جس کی مثال اس سے قبل نہیں ملتی۔

یہ کام کیا تھا اسلامی روح اور فکر کی تازگی، وقت کے سنگین فتنوں کا سد باب، نبوت محمدی اور شریعت کی صداقت اور ابدیت پر اعتقاد واعتماد بحال کرنا، خدارسی اور حقیقت کی تلاش کی ایسی کوششوں کی بیخ کنی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی اور اتباع سے بے نیاز ہو، فلسفہ وحدۃ الوجود کی نقاب کشائی جو اپنے غلو، مبالغہ اور اشاعت ومقبولیت کے نقطۂ عروج پر پہونچ چکا تھا اور جس سے مسلمہ اسلامی عقاید اور اعمال میں تزلزل پیدا ہورہا تھا، بدعات وخرافات کی کھلی تردید اور مخالفت اور آخرکار ہندوستان میں ایسا دینی انقلاب لانے کی کامیاب کوشش جس کے نتیجہ میں اکبر کے تخت پر محی الدین اورنگ زیب عالمگیر جیسا خادم اسلام متمکن ہوتا ہے اور دوسری طرف حکیم الاسلام حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی اور ان کے خلفاء اور شاگردوں کا وہ سنہرا سلسلہ وجود میں آتا ہے جس نے پورے علاقہ میں دینی، روحانی اور علمی انقلاب پیدا کردیا، اور کتاب وسنت کی اشاعت، درس وتدریس مدارس کے قیام، تربیت باطنی، اصلاح عقاید ورسوم کا عظیم الشان کام انجام دیا اور پھر تحریک جہاد اور اعلاء کلمۃ اللہ کے ذریعہ ایمان کی باد بہاری چلادی۔

حقیقت میں حضرت مجدد کا اصل کارنامہ اور ان کی تجدید کا سرچشمہ

www.abulhasanalinadwi.org

ہے نبوت محمدی اور اس کی ابدیت وضرورت پر امت مسلمہ میں اعتقاد بحال کرنے اور مستحکم کرنے کا انقلابی کارنامہ، اس تجدیدی اقدام سے عالم اسلام میں پھیلے ہوئے ان فتنوں کا سد باب ہوتا ہے جو پورے اسلامی نظام کو نگل جانے کی تیاری میں تھے، ان میں ایرانی نقطوی تحریک شامل تھی جس نے اسلام کے خلاف اعلانیہ بغاوت کی تھی کہ اب نبوت محمدی کا ہزار سالہ دور ختم ہوا اور اکبر کے دین اکبری کا فتنہ تھا جو دراصل نئے دین وشریعت تیار کرنے اور نبوت وشریعت محمدی کی جگہ لینے کا دعویدار تھا، اس کے علاوہ دینی زندگی، اعمال وعبادات میں وہ بدعات وخرافات شامل ہوگئی تھیں جنہوں نے ایک نئی شریعت تیار کردی تھی۔

اسی کے ساتھ وحدۃ الوجود کا فلسفہ پورے زور وشور سے رائج ہوگیا تھا اور اسی کو اصل دین سمجھ لیا گیا تھا، اس کے نتیجہ میں شریعت اسلامی پر عمل میں ضعف پیدا ہوتا جارہا تھا اور الحاد، بے دینی، اباحیت کی راہیں کھلتی جاتی تھیں، اسلام سے دوری اور دوسرے مقامی مذاہب سے تعلق بڑھتا جاتا تھا جو کہ دین وشریعت کے لیے زہر ہلاہل کا کام کررہا تھا۔

ان سب کے ساتھ ساتھ ایران کے سیاسی اثرات کی وجہ سے شیعیت معاشرہ کے اندر داخل ہوتی جارہی تھی، جس کے بنیادی عقاید میں امامت کا عقیدہ بھی ہے جو اپنے امام کو نبی کا ہمسر اور مساوی بلکہ بعض حیثیتوں سے بڑھا دیتی ہے اور صحابہ کرامؓ کے متعلق اس کی رائے ایسی ہے جس سے نبوت کی تاثیر صحبت، انقلاب انگیزی اور کیمیا اثری پر دھبا آتا ہے، اس فرقہ امامیہ کے اثرات سے اس ملک کی مسلم اکثریت جو سنی العقیدہ تھی متاثر ہورہی تھی اور اس کے رسوم

www.abulhasanalinadwi.org

ومذہبی عقاید کا شکار ہو رہی تھی سنت و بدعت، شریعت و فلسفہ اور تصوف اور جوگ کے اس اختلاط کے زمانہ میں حضرت مجدد الف ثانیؒ کا تجدیدی کام شروع ہوا اور اس نازک دور میں کہ جب ہندوستان میں مسلم بادشاہوں کے ہاتھوں اسلام کی بیخ کنی اور خانقاہوں میں سنت کی ناقدری کی جارہی تھی اور صاف صاف کہا جارہا تھا کہ طریقت اور شریعت دو الگ الگ کوچے ہیں، حضرت مجددؒ نے پوری قوت سے آواز لگائی کہ طریقت شریعت کی تابع اور خادم ہے اتباع سنت میں قیلولہ شب بیداری سے افضل ہے، مشرکانہ رسوم کے خلاف حضرت مجدد نے بہت قوت کے ساتھ آواز بلند کی، غیر مسلموں کے تہواروں کی تعظیم کو بھی انہوں نے شرک مستلزم قرار دیا، غیر اللہ سے مدد مانگنا اور ضرورتوں کو پورا کرنے والا سمجھنے کو عین شرک بتایا ایک جگہ آپ نے فرمایا:

> ''پورے عزم وہمت کے ساتھ اس طرف توجہ کرنے کی ضرورت ہے کہ سنتوں میں سے کسی سنت کو رواج دیا جائے اور بدعتوں میں سے کسی بدعت کا ازالہ کیا جائے یہ کام ہر وقت ضروری تھا لیکن ضعف اسلام کے زمانہ میں اور بھی ضروری ہے۔''(۱)

ان حالات کو سامنے رکھتے ہوئے آپ نے دین کی اشاعت کے لئے اپنے خلفاء کو مختلف ممالک اور علاقوں میں روانہ کیا تاکہ دین کی سربلندی ہو اور اصلاح اعمال وعقاید ہو، آپ نے مولانا محمد قاسمؒ کے ساتھ ستر خلفاء کو ترکستان روانہ کیا، چالیس حضرات کو مولانا فرخ حسین کی امارت میں

---

(۱) ماخوذ از تاریخ دعوت وعزیمت چہارم۔ (حمزہ)

www.abulhasanalinadwi.org

عرب، یمن شام اور روم کی طرف بھیجا، دس تربیت یافتہ افراد کا شعراور بیس خلفاء شیخ احمد برکی کے ساتھ توران، بدخشاں اور خراسان بھیجے گئے اسی طرح ہندوستان کے مختلف علاقوں میں اپنے خلفاء اور علماء روانہ کیے جنہوں نے بڑی جانفشانی ۱
کے ساتھ اصلاح عقاید واعمال کی اور خدا کے بندوں نے بڑی تعداد میں ان سے استفادہ کیا ان پاک نفس اشخاص میں میر محمد نعمان کو دکن، شیخ بدیع الدین سہارنپوری کو لشکر شاہی میں، شیخ حمید بنگالی کو بنگال، شیخ نور محمد پٹنی کو پٹنہ، شیخ طاہر بدخشی کو جونپور، شیخ عبدالحی کو جو اصفہان کے تھے پٹنہ، سید قطب اللہ مانکپوری کو مانک پور اور الہ آباد روانہ کیا جہاں ان سے بڑا فائدہ پہنچا، سنت وشریعت کی باد بہاری چلی بدعات اور شرک پر خزاں آگئی، ان پاک نفس علماء ومشائخ کی کوششوں سے یہ تمام علاقے شرک، جاہلیت اور بدعات سے پاک ہوگئے جس کے اثرات آج بھی محسوس کیے جاسکتے ہیں۔

عادات ومعمولات

خواجہ محمد ہاشم کشمیؒ لکھتے ہیں:

حضرت کو بار بار یہ کہتے ہوئے سنا گیا ہے کہ ہمارا عمل اور کوشش بھی کیا چیز ہے جو کچھ ہے وہ سب فضل خداوندی ہے، اگر کوئی ذریعہ کہا جاسکتا ہے تو وہ سید الاولین والآخرین صلی اللہ علیہ وسلم کی متابعت ہے اللہ تعالیٰ نے جو کچھ عطا فرمایا ہے اسی پیروی اور اتباع کی راہ سے عطا فرمایا ہے۔

گرمی ہو یا سردی حضرت کا سفر وحضر میں معمول یہ تھا کہ اکثر رات کو

www.abulhasanalinadwi.org

نصف اخیر میں اور کبھی اخیر میں بستر سے اٹھ جاتے حدیث میں جو دعائیں اس وقت کے لئے آئی ہیں پڑھتے، وضو بڑے اہتمام سے کرتے، مسواک کی بڑی پابندی کرتے، ماثورہ دعائیں پڑھتے، پھر نوافل ادا کرتے، نوافل کے بعد مراقبہ کرتے فجر سے کچھ پہلے سنت نبوی پر عمل کرتے ہوئے ایک نیند لیتے اور صبح صادق سے قبل بیدار ہو جاتے، تازہ وضو کرتے فجر کی سنت گھر ہی پر ادا کرتے، فجر کی نماز آخر غلس (اندھیرے) اور اول اسفار (روشنی) میں پڑھتے اس کے بعد حلقہ فرماتے پھر اشراق کی طویل نماز ادا کرتے اور تسبیحات اور ادعیہ ماثورہ سے فارغ ہو کر گھر تشریف لاتے اور اہل وعیال کی خبر گیری کرتے۔

غیبت اور مسلمانوں کی عیب جوئی سے سخت احتراز تھا، اور دوسرے بھی آپ کے سامنے غیبت نہ کر سکتے تھے، کھانا بہت کم کھاتے دوپہر کے کھانے کے بعد سنت پر عمل کرتے ہوئے قیلولہ کرتے ظہر کی نماز اول وقت پڑھتے، پھر قرآن مجید سنتے عصر کی نماز مثلین ہو جاتے ہی پڑھتے پھر حاضرین کو توجہ دیتے، مغرب کی نماز کے بعد اوابین ادا کرتے کبھی چار رکعت کبھی چھ رکعات، عشاء اول وقت ادا کرتے، رمضان المبارک کے آخر عشرہ کا اعتکاف کرتے، نماز میں تمام سنتوں اور آداب کا لحاظ رکھتے، ہر کام میں سنت نبوی کو پیش نظر رکھتے، بدعات سے نفرت کرتے، بیماروں کی عیادت اور مزاج پرسی کرتے اور اس موقع کی دعائیں پڑھتے قبروں کی زیارت کے لیے بھی جاتے، طالبان علم کو حدیث وفقہ اور علم کلام کا درس دیتے۔

رمضان المبارک کا بڑا اہتمام کرتے، تین قرآن مجید ختم کرتے، خود

www.abulhasanalinadwi.org

بھی حافظ قرآن تھے، زکوۃ کی ادائیگی کا طریقہ یہ تھا کہ مال آتے ہی سال گذرنے کا انتظار نہ کرکے حساب کرکے ادا کر دیتے۔

اخلاق وتواضع اور اللہ تعالیٰ کی مخلوق پر شفقت، رضا وتسلیم کی عادت کمال کے درجہ کو پہونچی ہوئی تھی، تکلیفوں پر کبھی شکایت کا لفظ بھی زبان پر نہیں آتا، سلام میں ہمیشہ سبقت کرتے، کسی کے انتقال کی خبر سنتے تو انا للہ پڑھتے اور نماز جنازہ میں شرکت کرتے دعا اور ایصال ثواب فرماتے۔

لباس

آپ کے لباس میں کرتا ہوتا جس کے دونوں کاندھوں پر چاک ہوتا تھا اس کے اوپر ایک عبا گرمیوں میں اکثر دستار سر پر لپیٹ لیتے جیسا کہ سنت ہے اور شملہ دونوں کاندھوں کے درمیان پڑا ہوتا، پائجامہ ٹخنوں سے اوپر ہوتا جمعہ وعیدین میں لباس فاخر پہنتے آپ کی خدمت میں علماء، عارفین، مشائخ حفاظ وسادات کا مجمع رہتا اور سب کو آپ ہی کے مطبخ سے کھانا پہونچتا تھا۔

حلیہ مبارک

شیخ بدرالدین سرہندیؒ "حضرات القدس" میں آپ کا حلیہ لکھتے ہیں:

"حضرت کا رنگ گندم گوں مائل بیاض تھا، پیشانی اور رخسار پر ایسا نور معلوم ہوتا تھا کہ آنکھیں خیرہ ہو جاتی تھیں، کشادہ ابرو تھے، ابرو کمان کی طرح جھکی ہوئی دراز سیاہ اور باریک، آنکھیں فراخ اور کشادہ جن میں سیاہی کی جگہ بہت سیاہی سفیدی کی جگہ بہت سفیدی، بینی مبارک بہت باریک، لب سرخ

www.abulhasanalinadwi.org

نازک، دہانہ نہ دراز نہ کوتاہ، دانت ایک دوسرے سے جڑے ہوئے اور لعل بدخشاں کی طرح چمکتے ہوتے، داڑھی گھنی، باوقار، دراز اور مربع تھی، رخساروں پر ریش مبارک کے بال حد سے بڑھے ہوئے نہیں، میانہ قد اور نازک اندام تھے۔"(۱)

تصنیفات

حضرت مجدد الف ثانی کی بیش بہا تصنیفات ورسائل پر مختصری روشنی ڈالی جاتی ہے۔

۱-اثبات النبوۃ : عربی زبان میں ہے اس کے قلمی نسخے مختلف کتب خانوں میں تھے اب عربی متن اور اردو ترجمہ کے ساتھ اس کی اشاعت ہوئی ہے۔

۲-ردروافض : ایرانی شیعہ علماء کے رسالہ کے جواب میں یہ کتاب لکھی گئی تھی، حضرت شاہ ولی اللہ دہلویؒ نے اس کی شرح لکھی تھی۔

۳-رسالہ تہلیلیہ : یہ رسالہ عربی زبان میں تحریر کیا گیا تھا۔

۴-شرح رباعیات : اس میں حضرت خواجہ باقی باللہؒ کی دو رباعیوں کی شرح خود حضرت خواجہؒ کے قلم اور شرح الشرح حضرت مجدد کے قلم سے ہے۔

۵-معارف لدنیہ : یہ فارسی زبان میں ہے اور حضرت مجدد کے

---

(۱) ماخوذ از تاریخ دعوت وعزیمت چہارم۔ (حمزہ)

www.abulhasanalinadwi.org

معارف خاصہ اور سلوک طریقت کے اہم مباحث پر ہے۔

۶-مبدأومعاد : فارسی زبان میں یہ رسالہ حضرت مجدد کے معارف وعلوم پر مشتمل ہے۔

۷- مکاشفات عینیہ : یہ مجموعہ حضرت مجدد کے ایسے مسودات پر مشتمل ہے جو بعض خلفاء نے محفوظ کر لیے تھے۔

۸-مکتوبات امام ربانی : یہ حضرت مجدد کی سب سے بڑی علمی اصلاحی، تجدیدی یادگار ہے جن کی بناء پر ان کو مجدد الف ثانی کا لقب دیا گیا، مکتوبات کی تعداد ۵۳۶ ہے اور تین دفتروں پر مشتمل ہے۔

وفات

ذی الحجہ ۱۰۳۳ھ میں آپ کو ضیق النفس کی بیماری لاحق ہوئی اور بخار میں مبتلا ہوئے جو روز بروز بڑھتا گیا۔

جس رات کی صبح کو انتقال ہونے والا تھا حسب معمول تہجد کی نماز کے لئے اٹھے اور اطمینان سے وضو کیا اور نماز پڑھی اور خدام سے فرمایا کہ تم لوگوں نے میری تیمارداری میں بڑی تکلیف اٹھائی اب آج یہ تکلیف ختم ہے، آخرکار ۲۸ صفر ۱۰۳۴ھ صبح کو ذکر کرتے کرتے وصال فرما گئے انتقال کے وقت آپ کی عمر عمر نبویؐ کے مطابق ترسٹھ سال تھی انا للہ وانا الیہ راجعون، نماز جنازہ آپ کے دوسرے فرزند خواجہ محمد سعیدؒ نے پڑھائی، اور اپنے بڑے صاحبزادہ خواجہ محمد صادق کی قبر مبارک کے قریب سرہند میں مدفون ہوئے۔

www.abulhasanalinadwi.org

آپ کے صاحبزادے

آپ کے سات صاحبزادے تھے جن میں تین صغرسنی میں انتقال کرگئے تھے، فتح محمد فرخ، شیخ محمد عیسیٰ، شیخ محمد اشرف، باقی چار صاحبزادے وہ تھے جن کے ذریعہ آپ کا طریقہ پھیلا، یہ سب کے سب بڑے عالم تھے جن سے لاکھوں انسانوں نے فیض حاصل کیا، خواجہ باقی باللہؒ نے ان کی تعریف میں ایک دوست کو لکھا تھا کہ شیخ احمد کے صاحبزادے جواہرات ہیں، اسرار الٰہی اور شجرہ طیبہ ہیں عجیب استعدادیں ہیں، عجیب دل رکھتے ہیں۔

۱- خواجہ محمد صادقؒ

فرزند اول تھے جو درجۂ کمال کو پہونچ گئے تھے جن کے بارہ میں حضرت مجددؒ فرماتے تھے "فرزند عزیز فقیر کے معارف کا مجموعہ اور جذب وسلوک کے مقامات کا صحیفہ ہے" آپ حضرت مجدد الف ثانیؒ کی زندگی میں وفات پاگئے تھے آپ کی وفات کا بڑا صدمہ مجدد صاحب کو ہوا تھا آپ کی وفات ۱۰۲۵ھ میں ہوئی۔

۲- خواجہ محمد سعیدؒ

فرزند دوم خواجہ محمد سعیدؒ بڑے کامل تھے آپ ۱۰۰۵ھ میں پیدا ہوئے اور ۲۷/ جمادی الاخریٰ ۱۰۷۰ھ میں وفات پائی، انھوں نے حضرت مجددؒ کے علوم

www.abulhasanalinadwi.org

ومعارف کی اشاعت اور اہل ارادت کی تعلیم وتربیت میں بڑا حصہ لیا۔

۳- خواجہ محمد معصومؒ

فرزند سوم خواجہ محمد معصوم تھے، جو اپنے نامور والد کے علوم کے حامل اور شارح تھے اسی کے ساتھ آپ کے جانشین اور خلیفہ تھے، آپ سے طریقہ مجددیہ کی ایسی عالم گیر اشاعت ہوئی کہ مثال نہیں ملتی، آپ کے ہاتھ پر نولاکھ آدمیوں نے بیعت کی صرف آپ کے صاحبزادہ خواجہ سیف الدین کی خانقاہ دہلی میں تقریباً ڈیڑھ ہزار آدمی دونوں وقت کھانا کھاتے تھے مرزا مظہر جان جاناںؒ، شاہ غلام علی مجددیؒ اور خواجہ محمد زبیرؒ جیسے اکابر آپ ہی کے سلسلۂ طریقت میں ہیں، عالمگیرؒ نے آپ کے صاحبزادہ حضرت خواجہ سید سیف الدین سے ہی روحانی تعلیم وتربیت حاصل کی ۱۱/شوال ۱۰۰۷ھ میں پیدا ہوئے اور ۹/ربیع الاول ۱۰۷۹ھ میں وفات پائی۔

۴- خواجہ محمد یحییٰؒ

حضرت مجددؒ کے چوتھے صاحبزادہ تھے، آپ حضرت مجددؒ کی وفات کے وقت بہت چھوٹے تھے صرف نو سال عمر تھی، آپ کی وفات ۱۰۹۶ھ میں ہوئی۔

حضرت مجدد الف ثانی کے مشاہیر خلفاء

حضرت مجدد الف ثانیؒ کے خلفاء عظام کے ناموں اور کارناموں کا

www.abulhasanalinadwi.org

تفصیل سے ذکر دشوار ہی نہیں بلکہ ناممکن ہے ان کی تعداد ہزاروں میں ہے جو تمام ملکوں اور علاقوں میں پھیلے ہوئے تھے، ان میں دو اہم ترین خلفاء حضرت خواجہ محمد معصومؒ اور حضرت سید آدم بنوریؒ کا مختصر تذکرہ یہاں درج کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔

حضرت خواجہ محمد معصومؒ

۱۱رشوال ۱۰۰۷ھ دوشنبہ کے دن ولادت ہوئی اپنے بڑے بھائی خواجہ محمد صادقؒ سے بعض درسی کتابیں پڑھیں اور زیادہ تر کتابیں اپنے والد ماجد اور مشہور عالم شیخ محمد طاہر لاہوریؒ سے پڑھیں اور اپنے والد اور مرشد حضرت مجدد الف ثانیؒ کی خدمت بابرکت میں رہ کر تربیت باطنی لی اور راہ سلوک طے کی، تین ماہ کے مختصر عرصہ میں قرآن مجید حفظ کیا، اپنے والد ماجد کی نسبت کی تحصیل میں خاص درجہ رکھتے تھے، چنانچہ بلند مقامات کی بشارت سے بہرہ مند ہوئے، اور والد ماجد کی وفات کے بعد مسند ارشاد آراستہ کی اور حج وزیارت سے مشرف ہوئے، اور مدینہ منورہ میں طویل قیام کر کے وطن واپس ہوئے اور درس وتدریس میں مشغول ہوئے۔

آپ اللہ کی نشانیوں میں سے ایک نشانی تھے، آپ نے دنیا کو روشن کردیا اور جہالت وبدعت کی تاریکیوں کو کافور کردیا ہزاروں انسان آپ کی برکت سے اسرار الٰہی کے محرم ہوئے اور بلند حالات تک پہونچے، کہا جاتا ہے کہ نو لاکھ انسانوں نے آپ سے بیعت کی، جن میں خلفاء کی تعداد سات

www.abulhasanalinadwi.org

ہزار ہے۔

شیخ محمد معصومؒ کے مکتوبات تین جلدوں میں ہیں اور مکتوبات امام ربانی مجدد الف ثانیؒ کے مکتوبات ہی کی طرح اسرار و رموز پر مشتمل ہیں۔

۹ ربیع الاول ۱۰۷۹ھ کو سرہند میں وفات پائی اور وہیں آسودۂ خاک ہوئے آپ کے چھ صاحبزادے تھے اور سب باکمال تھے، شیخ محمد صبغت اللہ، شیخ محمد نقشبند، شیخ محمد عبید اللہ، شیخ محمد اشرف، شیخ سیف الدین، شیخ محمد صدیق۔

حضرت خواجہ محمد معصوم کے سلسلہ کے مشائخ کبار کا تذکرہ مختصراً درج ذیل ہے:

حضرت خواجہ محمد معصوم کے طریقہ کی اشاعت میں آپ کے صاحبزادہ خواجہ سیف الدین بہت ممتاز ہیں جنھوں نے والد کے حکم پر دہلی میں قیام اختیار کیا، اور آپ کے ہاتھوں اس خانقاہ کی بنیاد پڑی جو حضرت مرزا مظہر جان جاناں، حضرت شاہ غلام علی دہلوی کے وجود سے روشن ہوئی، اور اس کے انوار سے ایران، افغانستان، ترکستان، عراق و شام اور ترکی منور ہوئے، مزید یہ کہ سلطان اورنگ زیب عالمگیر کی روحانی تربیت آپ ہی کے ہاتھوں ہوئی، حضرت خواجہ کا خاص ذوق امر بالمعروف اور نہی عن المنکر تھا، نہایت قوی تاثیر رکھنے والے صاحب جذب و تصرف تھے، اسی کے ساتھ بڑے دبدبہ اور عظمت کے شیخ تھے، سلاطین و امراء کو ان کے سامنے بیٹھنے کی ہمت نہ ہوتی تھی، خواجہ سیف الدین کے بعد ان کے خلیفہ سید نور محمد بدایونی نے اس جگہ کو آباد رکھا اس کے بعد حضرت مرزا مظہر جان جاناں اور حضرت شاہ غلام علی دہلوی نے سلسلہ کو جاری

www.abulhasanalinadwi.org

رکھا، اور حضرت شاہ غلام علی دہلوی کے بعد حضرت شاہ ابو سعید اور ان کے صاحبزادہ حضرت شاہ احمد سعید اور ان کے خلیفہ حضرت شاہ سید عبد السلام ہسوی نے اس مجددی شمع کو روشن رکھا، اور اس سلسلہ کے مشہور مشائخ میں حضرت شاہ عبد الغنی مجددی تھے جن کے مشہور خلفاء میں مولانا عبد الحق الہ آبادی، شاہ ابو احمد مجددی، حضرت شاہ رفیع الدین دیوبندی قابل ذکر ہیں۔

اسی طرح حضرت خواجہ معصومؒ کے دوسرے صاحبزادہ خواجہ محمد نقشبند اور ان کے خلفاء میں خواجہ محمد زبیر تھے جن کی طرف طالبان سلوک کا ایسا رجوع ہوا جو اس عہد میں کمتر کسی کی طرف ہوا ہوگا، ان کے خلفاء اور سلسلہ میں حضرت شاہ ضیاء اللہ، حضرت شاہ محمد الزماں، دوسرے حضرت خواجہ محمد ناصر عندلیب اور ان کے صاحبزادہ وخلیفہ خواجہ میر درد دہلوی تھے تیسرے حضرت خواجہ عبد العدل جن کے خلیفہ حضرت شاہ عبد القادر دہلوی تھے، اور حضرت شاہ محمد آفاق کے خلیفہ حضرت شاہ فضل رحمٰن گنج مرادآبادی تھے جنھوں نے اتباع شریعت وسنت، عشق الٰہی وحب نبوی کی فضا کو گرم اور منور رکھا اور ہزاروں بندگان خدا کے دل ان کے نفس گرم سے زندہ وتابندہ ہوئے۔

حضرت سید آدم بنوریؒ

حضرت سید آدم بنوریؒ سلسلہ نقشبندیہ کے بڑے مشائخ میں سے تھے آپ کے والد ماجد کو خواب میں آپ کی پیدائش کی بشارت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ملی تھی۔

www.abulhasanalinadwi.org

حضرت مجدد الف ثانیؒ کے ایک مرید حاجی خضر روغانی سے ملتان میں روحانی استفادہ کیا اور بعد میں ان کے حکم سے حضرت مجدد الف ثانیؒ کی خدمت میں حاضر ہو کر اور ان کی خدمت میں ایک مدت تک رہ کر طریقت کی تحصیل کی، اور اس راہ میں کمال کو پہونچے، آپ کا طریقہ شریعت محمدیہ اور سنت نبویہ کا اتباع تھا جس سے سر مو انحراف نہیں کرتے تھے۔

کہا جاتا ہے کہ آپ سے چار لاکھ مسلمانوں نے بیعت کی اور ان میں سے ایک ہزار نے علم و معرفت کا حصہ وافر پایا۔

تذکرہ آدمیہ میں ہے کہ جب حضرت سید آدم بنوریؒ ۱۰۵۲ھ میں لاہور تشریف لے گئے تو آپ کے ساتھ دس ہزار اعیان و مشائخ اور ہر طبقہ کے افراد تھے، شاہجہاں نے جو اس وقت لاہور میں ہی تھا یہ دیکھ کر اپنے وزیر سعد اللہ خاں کو شیخ کے پاس بھیجا مگر اس ملاقات میں بدمزگی کے سبب وزیر مذکور نے شیخ کی شکایت کی جس کے نتیجہ میں بادشاہ نے انھیں حرمین شریفین کے سفر کا حکم دے دیا، چنانچہ آپ نے اپنے عزیزوں اور دوستوں کے ساتھ حجاز مقدس کا رخ کیا اور حج کی ادائیگی کے بعد مدینہ منورہ میں مقیم ہوئے اور وہیں ۲۳ شوال ۱۰۵۳ھ کو انتقال فرمایا اور جنت البقیع میں حضرت سیدنا عثمانؓ کے پاس دفن ہوئے۔

حضرت سید آدم بنوریؒ اگرچہ حضرت مجدد الف ثانیؒ کے سلسلہ عالیہ میں ہیں اور ان ہی کے تربیت یافتہ و فیض یافتہ تھے لیکن اپنی استعداد عالی کی بناء پر سلسلہ مجددیہ نقشبندیہ میں ایک خاص رنگ کے حامل اور ایک طریقہ کے بانی ہیں، جو طریقہ احسنیہ کے نام سے موسوم ہے، باوجودیکہ وہ امی تھے مگر ان کے

www.abulhasanalinadwi.org

حصہ میں ہندوستان کے ممتاز ترین علماء محدثین اساتذہ وقت اور ناشرین کتاب وسنت، داعی و مصلح مدارس دینیہ کے بانی اور مصنف و محقق آئے، جس میں حضرت شاہ علم اللہ حسنی، شیخ سلطان بلیاوی، حافظ سید عبداللہ اکبرالہ آبادی، حکیم الاسلام شاہ ولی اللہ دہلوی، سراج الہند شاہ عبدالعزیز دہلوی، داعی الی اللہ ومجاہد فی سبیل اللہ حضرت سید احمد شہیدؒ، مولانا شاہ محمد اسماعیل شہیدؒ، حضرت شاہ اسحٰق دہلویؒ، حضرت مولانا قاسم نانوتویؒ بانی دارالعلوم دیوبند، عالم ربانی مولانا رشید احمد گنگوہیؒ، دیوان خواجہ احمد نصیر آبادیؒ، شیخ بایزید قصوریؒ، شاہ فتح اللہ سہارنپوری، حاجی عبدالرحیم ولایتی شہیدؒ، میاں جی نور محمد جھنجھانوی، حاجی امداداللہ مہاجر مکی، مولانا اشرف علی تھانویؒ، شیخ الہند مولانا محمود حسن دیوبندیؒ، حضرت شاہ عبدالرحیم رائے پوریؒ، حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوریؒ، حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی، حضرت مولانا محمد الیاس کاندھلویؒ اور حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا کاندھلویؒ، حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ، حضرت مولانا محمد منظور نعمانی ہیں۔

● ● ●

www.abulhasanalinadwi.org